96919 ـ احتلام كے بعد غسل نہ كر سكا اور وضوء كر كے نماز ادا كر لى

سوال

ميں ايك معذور نوجوان ہوں اور الحمد للہ ويل چئر پر چلتا پھرتا ہوں، ايك رات مجھے نماز فجر سے قبل احتلام ہوا تو جسمانى كمزورى كى بنا پر ميں غسل نہيں كر سكتا تھا، اور نہ ہى طلوع شمس سے قبل اپنا لباس تبديل كر سكتا تھا، اور ميں نماز فجر بھى ضائع نہيں كرنا چاہتا تھا، چنانچہ ميں نے وضوء كر كے نماز ادا كر لى، كيا يہ عمل جائز تھا يا نہيں، اور اگر جائز نہ تھا تو مجھے كيا كرنا ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو دنيا و آخرت ميں عافيت سے نوازے.

جو شخص احتلام يا جماع كى بنا پر جنبى ہو جائے اس كے ليے غسل كرنا فرض ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم نماز كے ليے اٹھو تو اپنے منہ كو اور اپنے ہاتھوں كو كہنيوں سميت دھو لو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور اپنے پاؤں كو ٹخنوں سميت دھو لو، اور اگر تم جنابت كى حالت ميں ہو تو غسل كر لو، ہاں اگر تم بيمار ہو يا سفر كى حالت ميں ہو، يا تم ميں سے كوئى حاجت ضرورى سے فارغ ہو كر آيا ہو، يا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہيں پانى نہ ملے تو تم پاك مٹى سے تيمم كر لو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالى تم پر كسى قسم كى كوئى تنگى نہيں كرنا چاہتا، بلكہ ا س كا ارادہ تمہيں پاك كرنے، اور تمہيں اپنى بھر پور نعمت دينے كا ہے، تا كہ تم شكر ادا كرتے رہو المآئدۃ (6).

چنانچہ اگر پانى نہ ہونے، يا پانى استعمال كرنے كى استطاعت نہ ہونے كى بنا پر غسل نہ كر سكتا ہو، تو وہ تيمم كر كے نماز ادا كر لے؛ جيسا كہ اوپر كى آيت ميں يہ فرمان بارى تعالى موجود ہے:

ہاں اگر تم بيمار ہو يا سفر كى حالت ميں ہو، يا تم ميں سے كوئى حاجت ضرورى سے فارغ ہو كر آيا ہو، يا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہيں پانى نہ ملے تو تم پاك مٹى سے تيمم كر لو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالى تم

پر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ ا س کا ارادہ تمہیں پاك کرنے، اور تمہیں اپنی بھر پور نعمت دینے کا ہے، تا کہ تم شکر ادا کرتے رہو المآئدة (6).

اور اسی طرح جسے احتلام ہو جائے اور اسے ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے بیمار ہونے کا خدشہ ہو، اور اسے پانی گرم کرنے کے لیے کچھ نہ ملے، یا پھر پانی دور ہو وہاں تك پہنچنا مشکل ہو، اور اسے پانی لا کر دینے والا کوئی نہ ہو، تو وہ شخص بھی تیمم کر کے نماز ادا کر لے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی " میں لکھتے ہیں:

" اور جو شخص مریض ہو اور حرکت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اور نہ ہی اسے پانی لا کر دینے والا کوئی شخص ہو، تو وہ پانی نہ پانے والے کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس کے لیے پانی تك پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں..... اور اگر نماز کا وقت نکلنے سے قبل کوئی شخص اسے پانی لا کر دینے والا ہو، تو وہ پانی کو پانے والے کی طرح ہی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی (1 / 151).

اور جس مریض کے لیے سارا جسم دھونا تو ممکن نہ ہو، لیکن جسم کا کچھ حصہ دھو سکتا ہو، تو اس کے لیے حسب استطاعت جسم کا حصہ دھونا فرض ہے، اور باقی کی جانب سے تیمم کر لے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو التغابن (16).

لیکن غسل کے بدلے میں وضوء کفائت نہیں کریگا.

آپ مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (71202) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر آپ یہ نماز لوٹانی چاہیے.

دوم:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق منی طاہر ہے، اس لیے آپ کے لیے نہ تو لباس تبدیل کرنا اور نہ ہی دھونا لازم ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2458) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .